روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹

(ایڈیٹر) نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | سوموار ۲۰ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ، ۲۰ نبوت ۱۳۶۸ہش، ۲۰ نومبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۶۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ گناہ سے کُلّی طور پر بیزار ہو کر خدا کی طرف رجوع کرے اور سچے طور سے یہ عہد ہو کہ موت تک پھر گناہ نہ کروں گا۔ ایسی توبہ پر خدا کا وعدہ ہے کہ میں بخش دوں گا۔ اگرچہ یہ توبہ دوسرے دن ہی ٹوٹ جاوے مگر بات یہ ہے کہ کرنے والے کا اس وقت عزمِ مصمّم ہو اور اسکے دل میں ٹوٹی ہوئی نہ ہو۔

ایک توبہ انسان کی طرف سے ہوتی ہے اور ایک خدا کی طرف سے۔ خدا کی توبہ کے معنے رجوع کے ہیں کیونکہ اسکا نام توّاب ہے۔ انسان توبہ کرتا ہے تو گناہ سے نیکی کی طرف آتا ہے اور جب خدا توبہ کرتا ہے تو وہ رحمت سے اس کی طرف آتا ہے اور اس انسان کو لغزش سے سنبھال لیتا ہے۔ جب اس قسم کی خدا کی توبہ ہو تو پھر لغزش نہیں ہوتی۔ حدیث میں ہے کہ انسان توبہ کرتا ہے پھر اس سے ٹوٹ جاتی ہے اور قضاء و قدر غالب آتی ہے۔ پھر وہ روتا ہے گڑگڑاتا ہے پھر توبہ کرتا ہے مگر پھر ٹوٹ جاتی ہے اور وہ بار بار تضرع کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے پھر آخرکار جب انتہاء تک اسکی تضرّع اور ابتہال پہنچ جاتے ہیں تو پھر خدا توبہ کرتا ہے یعنی اسکی طرف رجوع کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۲۳۳)

"پس اب موقعہ ہے کہ تم خدا تعالیٰ کے سامنے اپنے آپ کو درست کر لو اور اس کے فرائض کی بجا آوری میں کمی نہ کرو۔ خلق اللہ سے کبھی بھی خیانت۔ ظلم۔ بدخلقی۔ ترش روئی ایذا دہی سے پیش نہ آؤ۔ کسی کی حق تلفی نہ کرو کیونکہ ان چیزوں کے بدلے بھی خدا تعالےٰ مواخذہ کرے گا۔ جس طرح خدا تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی۔ اس کی عظمت، توحید اور جلال کے خلاف کرنے اور اس سے شرک کرنا گناہ ہیں اسی طرح اس کی مخلوق سے ظلم کرنا انکی حق تلفیاں نہ کرو۔ زبان یا ہاتھ سے دُکھ یا کسی قسم کی گالی گلوچ دینا بھی گناہ ہیں۔ پس تم دونوں طرح کے گناہوں سے پاک بنو اور نیکی کو بدی سے خلط ملط نہ کرو۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۲۳۷ - ۲۳۸)

اپنی نمازوں کو درست کرنے کی کوشش کریں

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"یہ درست ہے کہ نماز کا ہر پہلو اپنی ذات میں بہت وسعتیں رکھتا ہے۔ انسان کے لئے ہر نماز میں ہر پہلو سے ان تمام وسعتوں سے فائدہ اٹھانا ممکن نہیں ہے اگر وہ کوشش بھی کرے تب بھی نماز غالب آ جائے گی۔ انسان نماز پر غالب نہیں آ سکتا اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عجز کا یہ مضمون بھی ساتھ سکھا دیا کہ دیکھو! تم نیکیاں تو کرو لیکن اس راہ میں حوصلے کے ساتھ اور تسلّی کے ساتھ آگے بڑھو، اپنی توفیق کے مطابق تھوڑی نیکی بجا لاؤ

باقی صـ۷ پر

بیت الذکر کوٹ نواب شاہ نزد شاہ تاج شوگر ملز سے کلمہ طیبہ کی تختی اُتار دی گئی

راؤ غلام حسین مجسٹریٹ منڈی بہاؤالدین ۱۶ اور ۱۷ نومبر ۱۹۸۹ء کی درمیانی رات پولیس فورس کے ساتھ بیت الحمد کوٹ نواب شاہ نزد شاہ تاج شوگر ملز آئے اور کلمہ طیبہ کی تختی اتار دی۔ مجسٹریٹ صاحب موصوف کلمہ طیبہ اتارنے کے لئے پولیس فورس کے علاوہ مستری۔ سیڑھی اور مہتر بھی ہمراہ لائے۔

السلام علیکم کہنے پر چھ ماہ قید پانچ سو جرمانہ

مکرم رانا کرامت اللہ ولد نعمت اللہ آف مانسہرہ کو السلام علیکم کہنے کی پاداش میں نیکو بار خان مجسٹریٹ مانسہرہ نے ۱۹ مارچ ۸۵ء کو چھ ماہ قید اور ایک ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی تھی۔ اس سزا کے خلاف رانا کرامت اللہ صاحب نے سیشن کورٹ میں اپیل کی۔ سیشن نے دوبارہ سماعت کے لئے مجسٹریٹ کو مقدمہ واپس بھجوا دیا۔ چنانچہ ۲۹ اکتوبر کو محمد سلیم مجسٹریٹ نے چھ ماہ قید اور پانچ سو جرمانہ کی سزا بحال رکھی۔ سزا کے اعلان کے ساتھ ہی انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ یکم نومبر ۸۹ء کو ضمانت پر رہائی ہوئی۔ اب مقدمہ دوبارہ سیشن کورٹ میں زیر سماعت ہے۔

اعتکاف بیٹھنے پر ایک سال قید پانچ سو جرمانہ

مکرم محمد یوسف خاں صاحب آف داتہ ضلع ہزارہ کو اعتکاف بیٹھنے کے جرم میں نیکو بار خاں مجسٹریٹ مانسہرہ نے ۲۴ جنوری ۸۵ء کو ایک سال قید اور پانچ سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی تھی۔ اس سزا کے خلاف انہوں نے سیشن کورٹ میں اپیل کی۔ سیشن نے دوبارہ سماعت کے لئے کیس مجسٹریٹ کو واپس کر دیا۔ ۲۹ اکتوبر ۸۹ء کو محمد اسلم ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مانسہرہ نے ان کی سزا بحال رکھتے ہوئے چھ ماہ قید اور پانچ سو روپے جرمانہ کی سزا دی۔

اب ضمانت ہو چکی ہے اور مقدمہ سیشن کورٹ میں زیر سماعت ہے۔

ناظر امور عامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ ، مقام اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ
قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۰ ، نبوت ۱۳۶۸ ہش ۲۰ ، نومبر ۱۹۸۹ء

قربانی کی صحیح روح

ایک قربانی کی قسم تو یہ ہے کہ آپ کے پاس کچھ رقم ہے اور اس میں سے آپ نے کچھ دے دیا ۔ اور جو کچھ آپ نے دیا اس کے دینے سے آپ پر کوئی مالی بوجھ نہیں پڑا ۔ نہ آپ کی خریداری میں فرق آیا نہ آپ کے طرز زندگی میں ۔ گویا جو آپ نے دیا وہ آپ کے پاس یوں کہہ لیجے کہ زائد ہی تھا ۔ آپ کے پاس رہتا تو بھی کوئی فرق نہ پڑتا اور اب نہیں ہے تب بھی کوئی فرق نہیں ہے ۔

قربانی کی ایک اور قسم بھی ہے ۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ نے سوچا کہ آپ کو کچھ دینا ہے ۔ آپ نے اپنے اخراجات کم کئے ۔ جو خریدنا ہے اس کی مقدار کم کی اور اس کا معیار بھی کم کیا ۔ اور اس طرح کچھ رقم بچا کر آپ نے وہ رقم ادا کی جو آپ نے ادا کرنی تھی یا جس کا آپ سے مطالبہ کیا گیا تھا ۔ دقت تو ضرور پیش آئی لیکن اس کے لئے آپ نے ارادہ کیا ۔ ارادے پر عمل کیا اور مشکل کو خوشی سے برداشت کیا ۔

ہے نا دونوں قسم کی قربانیوں میں فرق ۔ جب حضرت فضل عمر نے تحریک جدید کا آغاز کیا تھا تو اس کے ضمن میں مطالبہ صرف ادائیگی کا نہیں تھا ۔ یہ نہیں کہا گیا تھا ۔ کہ آپ کے پاس جو کچھ زائد ہے اس میں سے ایک حصّہ دے دیجے ۔ بلکہ حضور نے جماعت کو ان ادائیگیوں کے لئے اس طرح تیار کیا کہ اس امر میں ارادہ بھی شامل ہو اور ارادہ پر عمل بھی ۔ کسی قدر مشکل کا بھی سامنا ہو اور اس مشکل کو بشاشت سے قبول کرنے کی بھی روح ہو ۔

سادہ کھانا بلکہ سادہ کھانا بھی صرف ایک ہی ، کپڑے میں نہ صرف اسراف سے پرہیز بلکہ سادگی ۔ زیورات کا نہ بنوانا ۔ یا بالکل کم بنوانا ۔ دونوں کا استعمال اس طرح کہ کم سے کم خرچ ہو ۔ حضور نے ڈاکٹر صاحبان کو بھی تلقین فرمائی کہ کم قیمت نسخے تجویز کریں ، فضول باتوں سے قطعی طور پر پرہیز اور ان پر خرچ ہونے والا روپیہ محفوظ کریں تاکہ دین کی خدمت میں کام آ سکے ۔

حقیقت یہ ہے کہ مقصد صرف ادائیگی نہیں ہے بلکہ قربانی ہے اور قربانی کے جن جن مراحل سے گزرنا ضروری ہے ان میں سے گزر کر ادائیگی کرنا ، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ان تمام مراحل میں سے گزرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تحریک جدید کے تمام مطالبات پر عمل کرنے والے ہوں ــــ اور پوری بشاشت کے ساتھ ۔

> باتوں سے باتیں سلجھاؤ یہ ہے عقل کی بات
> مرجانے کی دھمکی دے کر کب لگتی ہے گھات
> صاف اور ستھری کھیل بذاتِ خود ہے اک اعزاز
> اوچھے ہتھیاروں سے جیت بھی ہوجاتی ہے مات
>
> ابوالاقبال

نئے اُفق پر مری نگاہوں نے دیکھ لی ہے کرن سحر کی
اِک اور منزل کی یہ علامت ہے زندگی کے کڑے سفر کی

مسافتوں کی تھکان لگتا ہے رچ گئی ہے مرے لہو میں
قبول کرلی ہے میہمانی جو راستے کے گھنے شجر کی

کبھی یہ سوچا ہے تم نے کیسے مذاق میں تم اُلجھ گئے ہو
تمہارے ہاتھوں لگی ہے بازار میں جو قیمت کسی کے سر کی

میں اپنی آواز کو سماعت پہ بوجھ کب تک بنا سکوں گا
تمہاری آواز سے کبھی تو مجھے خبر مل سکے اُدھر کی

وہ میری تشنہ لبی کو شبنم کا دے رہے ہیں اگر سہارا
تو ان سے کہہ دو مجھے ضرورت نہیں عنایاتِ بحر و بر کی

جو خوف کھاتے ہیں برق و باراں سے راستے ہی میں بیٹھ جائیں
کہ اس سے بڑھ کر مسافروں کیلئے مصیبت ہے رہگذر کی

یہ کیسی تفریق ہے من و تو کی اس گلستانِ رنگ و بو میں
نسیم تم دیکھنا مذمت کریگا کوئی تو اس ڈگر کی

نسیم سیفی

ہندوؤں کی شکایت پر سکھر میں سینکڑوں نوجوانوں کیخلاف مقدمات

مندروں کو توڑنے ، آگ لگانے اور ہنگامہ آرائی کے الزامات

صرف ایک ہندو کی درخواست پر تین سو افراد پر مقدمہ

سکھر ۱۴ ، نومبر (نامہ نگار) بابری مسجد کی بے حرمتی کے سلسلے میں احتجاج کرنے والوں کے خلاف ضلع سکھر کے مختلف پولیس سٹیشنوں پر سینکڑوں نوجوانوں کے خلاف مقدمے درج کئے گئے ہیں جن میں ان پر مندروں کو توڑنے ، آگ لگانے ، لوگوں کو زخمی کرنے اور ہنگامہ آرائی وغیرہ کے الزامات عائد کئے گئے ہیں ۔ اس سلسلے میں صرف اوباڑہ پولیس نے ایک شخص کنیو لال کی شکایت پر ۳۰۰ ، افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے ، جبکہ سکھر کے اے سیکشن اور بی سیکشن پولیس نے بھی مختلف ہندوؤں کی شکایت پر باقاعدہ ایف آئی آر درج کی ہے ۔

(نوائے وقت ۔ لاہور مورخہ ۱۵ ، نومبر ۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ مظفر احمد

ملک سیف الرحمٰن صاحب

وہ صرف ایک شفیق استاذ ہی نہیں، عظیم انسان، جید عالم اور بہت بزرگ ہستی تھے،

۱۹۳۴ء کے پر آشوب دور میں احمدیت قبول کرکے پہلے قادیان اور پھر ربوہ میں لمبے قیام کے بعد آپ گزشتہ پانچ سال سے کینیڈا میں مقیم تھے، گزشتہ دو سال سے کہتے چلے آرہے تھے کہ پاکستان آرہا ہوں۔ شاید صحت نے اجازت نہ دی، پھر بھی قول کے پکے تھے آئے تو سہی مگر تابوت میں بند ہو کر! آپ کا تابوت جب فیصل آباد ائرپورٹ پر اترا تو آپ کے بہت سے ارادتمند استقبال کے لئے موجود تھے مگر آنیوالا ان سے بے نیاز اور بے خبر ایک پرسکون نیند سو رہا تھا۔

حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب صدر مجلس افتاء، امیر جماعت فیصل آباد بھی اپنے دیرینہ ساتھی اور مجلس افتاء کے سیکرٹری کے استقبال کے لئے باوجود ضعیفی اور ناتوانی کے تشریف لائے اور کافی دیر انتظار فرماتے رہے۔

خاکسار نے عرض کیا کہ علمی لحاظ سے ملک صاحب کا کوئی بدل ہمارے پاس موجود نہیں دعا کرنی چاہیئے فرمانے لگے کہ علم میں بھی ان کا کوئی بدل نہیں اور انکسار میں بھی کوئی بدل نہیں۔

اگلے روز ملک صاحب کے جنازہ میں یہی بات حضرت مرزا عبدالحق صاحب امیر صوبہ پنجاب نے بیان فرمائی کہ ملک صاحب نہایت بے نفس انسان تھے اور میں سوچتا ہوں کہ ملک صاحب کی سحر انگیز شخصیت میں اس بے نفسی کو بھی ضرور دخل ہوگا۔ وہ سحر انگیز شخصیت جس نے اپنوں پرایوں میں محبت کا جادو جگا دیا تھا۔

ملک صاحب کے ایک دوست جنازہ پر آئے۔ وہ دیر تک آپ کا چہرہ مبارک دیکھتے رہے اور بے اختیار ہو کر روتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ملک صاحب نہایت بزرگ انسان تھے۔ میں تو پیروں کی طرح عقیدت رکھتا تھا۔ اب ان کی وفات سے تو گویا ایک کہانی ختم ہوئی۔ میں خاص ان سے ملنے کبھی ربوہ آیا کرتا تھا۔ افسوس کہ اب ملاقات کا یہ سلسلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہوگیا!

اس سحر انگیزی کا نتیجہ تھا کہ آپ کے شاگرد آپ پر فریفتہ ہوتے تھے۔ ہمارے استاذ محترم سید میر محمود احمد صاحب اس کی مثال یوں دیا کرتے ہیں کہ دیکھو فقہ کا مضمون کتنا خشک ہے۔ موضوع کے لحاظ سے بظاہر اس میں دلچسپی کے کوئی سامان نہیں لیکن محترم ملک صاحب کی پرکشش شخصیت کا جادو تھا کہ جب آپ کے شاگردوں سے پوچھا جاتا کہ کس مضمون میں دلچسپی ہے تو وہ بالعموم تفسیر، حدیث یا سیرت کے بجائے فقہ کا نام لیتے تھے۔ خاکسار بھی ان خوش قسمت طالبعلموں میں سے تھا جسے ملک صاحب موصوف سے شرف تلمذ کا موقع ملا۔ تین سال قواعد عربی (صرف و نحو) اور دو سال آپ سے فقہ پڑھی۔ آپ نہایت شفیق اور مہربان استاذ تھے۔ جب تک کوئی مسئلہ خوب اچھی طرح سمجھا نہ لیتے۔ اطمینان نہ ہوتا۔ فقہ کے مضمون میں بالخصوص آپ اپنے طالبعلموں میں وسعت نظر پیدا کرنے اور اجتہاد کی صلاحیتیں اجاگر کرنے کی سعی فرماتے تھے بعد میں مجلس افتاء میں بھی کئی سال آپ کے ساتھ کام کا موقع ملا۔ عام فقہاء کی طرح پیچیدہ بحثوں کے الجھاؤ کے بجائے آپ کی رائے صاف واضح مدلل و مبیّن اور وقیع ہوتی تھی۔ جس میں تنگ نظری نام کو نہ ہوتی تھی بلکہ بسا اوقات ہم ملک صاحب کو آزاد خیال فقیہ کا نام دیتے تھے۔ یہ خوبی غیر معمولی اہمیت اختیار کر جاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ ملک صاحب کی ابتدائی تعلیم و تربیت غیر از جماعت کے دینی مدارس کے مولویانہ ماحول میں ہوئی۔ اس کے باوجود ایسی وسعت خیال بلاشبہ نور احمدیت کی برکت اور خداداد عطیہ تھی

محترم ملک صاحب اپنے شاگردوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ان کے حالات پر گہری نظر رکھتے اور پھر ذاتی تعلق پیدا کر کے ان کی مدد اور راہنمائی فرماتے رہتے تھے۔ خاکسار جب جامعہ کی پہلی کلاس میں داخل ہوا تو نئے ماحول اور جامعہ کے اس رعب کے باعث جو دل میں تھا ایک عرصے تک سہما سہما رہا۔ جامعہ کی ایک پکنک کے موقع پر محترم ملک صاحب مجھے فرمانے لگے کہ آپ کی شکایت ملی ہے میں سخت حیران اور پریشان ہوا بہت سوچا مگر اپنی کوئی شکایت سمجھ میں نہ آئی، تھوڑی دیر مجھے پریشان حال دیکھ کر فرمانے لگے شکایت یہ ہے کہ تم کلاس میں کوئی شرارت نہیں کرتے۔ تب میری جان میں جان آئی۔

آپ حسب حالات و ضرورت طلبہ کی مالی امداد بھی فرماتے رہتے تھے، ایک دفعہ جب جامعہ کی پہلی کلاس میں تھا۔ محترم ملک صاحب کی طرف سے ایک بند لفافہ ملا۔ کھولا تو اس میں میرے لئے کچھ رقم تھی۔ میری طبیعت پر وہ رقم لینے کے لئے بوجھ ہوا کہ نامعلوم کس شکل میں کس فنڈ سے دے رہے ہیں؟ چنانچہ معذرت کے ساتھ لفافہ واپس کر کے عرض کیا کہ مجھ سے زیادہ کسی ضرورتمند بھائی کو یہ رقم دیدیں۔ ملک صاحب کی طرف سے ایک سلپ حسب معمول سرخ روشنائی سے لکھی ہوئی ملی جس پر لکھا تھا "مجھے ملیں۔" حاضر خدمت ہوا۔ تو فرمانے لگے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے ایک دفعہ کچھ رقم مجھے بھجوائی اور میں نے اپنی طبیعت کے بوجھ کے باعث واپس کر دی۔ انہوں نے مجھے بخاری کی ایک حدیث کا حوالہ دے کر رقم پھر واپس بھجوائی۔ حدیث یہ تھی کہ حضرت حکیم بن حزام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو شخص بغیر طمع، لالچ، اور دست سوال دراز کرنے کے مال پائے اس میں برکت ہوتی ہے۔ اور جو شخص حرص سے مال کی خواہش کرتا اور ہاتھ پھیلاتا ہے اس کے مال میں برکت نہیں رکھی جاتی ___ حضرت میاں صاحب نے فرمایا کہ آپ کی کسی خواہش یا طمع کے بغیر بطور تحفہ اور بغرض دعا جو بھجوایا ہے وہ آپ کو قبول کرنا چاہیئے۔

فرمانے لگے میں نے تو یہ حدیث سن کر وہ رقم رکھ لی تھی اب تم بھی رکھ لو۔ پھر اس کے بعد تو یہ سلسلہ عنایات کا جاری ہی رہا۔ میں بہتیرا شکریہ ادا کرتا اور عرض کرتا کہ اس کی ضرورت نہیں اور اگر ضرورت ہو بھی تو مجھے طبعاً ایک بوجھ اور حجاب محسوس ہوتا ہے۔ اس لئے یہ تکلیف نہ فرمایا کریں مگر محترم ملک صاحب ہر دفعہ پہلے سے بڑھ کر شفقت فرماتے۔ ایک ایسے ہی موقع پر جو محبت بھرا خط لکھا وہ اب بھی میرے لئے ملک صاحب کے ساتھ تعلق میں سرمایۂ محبت ہے آپ نے لکھا:

"یہ میرا فرض ہے کہ میں اپنے بچوں کی ضروریات کا خیال رکھوں، آپ غیر نہیں اس لئے کسی احساس یا حجاب کا درمیان میں دخل کیا۔ میں کئی بار شرمندہ ہوتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار کرتا ہوں کہ جو میرا فرض ہے اسے ادا کرنے میں کوتاہی کا مرتکب نہ ہو جاؤں . . . میرے دل میں آپ کی بڑی قدر ہے . . . آپ کا حق ہے بالکل اس طرح جس طرح بیٹے کا باپ پر حق ہوتا ہے کیا بیٹا اپنے باپ سے کسی ضرورت کا ذکر کرتے وقت کوئی حجاب محسوس کرتا ہے۔ باقی رہا کہ اس کا علم کسی اور کو ہو یہ ایسے راز ہیں جو دو وجودوں تک ہی محدود رہتے ہیں۔"

اس عاجز پر تو زمانہ طالب علمی سے ہی ملک صاحب کی خاص نظر کرم رہی بلکہ اگر کہوں کہ میرا مبلغ علم جو کچھ بھی ہے وہ ملک صاحب کی راہنمائی اور سرپرستی کا مرہون منت ہے تو بے جا نہ ہوگا۔

خاکسار ابھی جامعہ کے تیسرے سال میں تھا کہ محترم ملک صاحب کی دوربین نگاہ نے اس عاجز کو کسی علم میں تخصص کرانے کیلئے چن لیا اور مجھ سے ہی پوچھا کہ کس مضمون میں دلچسپی ہے۔ تفسیر میں تخصص کرنا پسند کرو گے یا حدیث میں۔ میں نے عرض کیا کہ یوں تو دونوں مضمونوں سے دلچسپی ہے۔ قرآن سے حفظ کے باعث بھی زیادہ لگاؤ ہے لیکن ہمارا خاندان اہلحدیث کے ایک علمی گھرانہ سے احمدیت میں آیا ہے اس لئے طبعاً مجھے حدیث کی طرف رغبت ہے۔ چنانچہ اس وقت سے ملک صاحب نے اس مضمون میں تخصص کرانے کے لئے راہنمائی شروع فرما دی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلے مجھے فرمایا کہ جامعہ کی لائبریری میں موجود جملہ کتب حدیث کی فہرست بناؤ جس میں مصنف کا پورا نام مع سن ہو اس کے بعد مجھے دارالافتاء کی لائبریری کی ایک اہم کتاب المنتقی فی اخبار المصطفٰی پڑھنے کے لئے عنایت فرمائی باقاعدہ مطالعہ کی رپورٹس لیکر تبصرہ فرماتے اور لگا ہے انتظامی کاموں میں وقت صرف کرنے پر گرفت بھی کرتے اور فرماتے آپ کا اصل کام اپنے تخصص کی طرف توجہ ہے۔ یہ آپ کی ہی عنایت اور توجہ تھی کہ جامعہ میں تخصص حدیث کا نصاب مکمل کرنے کے بعد دقتوں کے باوجود دیگر دینی مدارس میں آپ نے مجھے بھجوایا جہاں کچھ عرصہ استفادہ کرنے اور ان کے طرز تدریس کا جائزہ لینے کا موقع میسر آیا۔

محترم ملک صاحب کی ان شفقتوں کا نتیجہ تھا کہ ان سے اس عاجز کو ایک ذاتی قلبی تعلق پیدا ہو گیا تھا۔ چنانچہ جب آپ کینیڈا تشریف لے گئے تو آپ سے خط و کتابت کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ آپ کی وسعت نظر مطالعہ اور علمیت تو اپنی جگہ تحریر بھی بہت پختہ دلچسپ اور خوبصورت ہوتی تھی۔ ایک خط میں ڈاک کے ضائع ہونے کا ذکر یوں فرماتے ہیں۔

"آپ کو بھی یہ خط ملے یا نہ ملے کچھ اندازہ نہیں سینکڑوں راہزن راستہ میں بیٹھے ہیں اگر نہ بھی ہوں تو خدشہ ضرور رہتا ہے۔ تحفظ احساس کا نام ہے یہ احساس مجروح ہو جائے تو کوئی تدبیر اسے بحال کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ خدا رحم کرے"

ایک اور خط میں کیلگری کینیڈا کے موسم کا حال یوں لکھا۔

"یہاں کا موسم تو بہت خوب ہے گرمی نام کو نہیں البتہ سردیاں بے اندازہ سخت ناقابل برداشت اور بہت لمبی۔ یوں لگتا ہے کہ مولا کریم نے تلک تلک کا معاملہ کیا ہے۔ ادھر زمہریر اور (ادھر) سعیر اور دونوں کے بیچ میں ایمان والوں کا معاملہ اللہ کے حضور پیش ہے اور وہ اسی کے فضل کی امید پر جی رہے ہیں۔"

ایک اور خط میں موسم سرما کا حال لکھتے ہوئے تحریر فرمایا؛

"یہاں ان دنوں ہر طرف برف ہی برف ہے۔ ملک کا اکثر حصہ برف سے ڈھک گیا ہے۔ میدانوں میں چھتوں پر جدھر دیکھیں برف کی سفید چادر کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا... اس کے باوجود دنیا رواں دواں ہے ... زندگی اتنی مصروف لگتی ہے جیسے کوئی کہہ رہا ہو

؎ دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا۔

دل کرتا ہے کہ جامعہ کے سب طلباء یہاں کی زندگی دیکھیں اور اندازہ لگائیں کہ محنت اور جدوجہد اور زندگی کی دوڑ کس بلا کا نام ہے؟ اور فرض شناسی کے کیا معنے ہیں۔ محنت کسے کہتے ہیں اور عروج کے لئے کتنی جان ماری کی ضرورت ہے۔"

امریکہ کے صدارتی انتخابات کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک خط میں تحریر فرمایا۔

"یہاں امریکہ میں بھی انتخابات ہوئے ہیں یہ امریکہ کے لئے بڑے اہم فیصلہ کا موقع ہوتا ہے۔ قوم ایک فرد کو سارے اختیارات سونپتی ہے۔ انتخابی سرگرمیاں عروج پر ہوتی ہیں کنونشنوں کے پروگرام ٹی۔وی پر دکھائے جاتے ہیں یہ احساس ابھرتا ہے کہ یہ لوگ جمہوریت کا پورا پورا شعور رکھتے ہیں۔ اختلافات کو اپنے دائرہ میں رکھنے کی صلاحیتوں سے مالا مال ہیں۔ اتنے اہم الیکشن کی سرگرمیوں میں کسی کی نکسیر تک نہ پھوٹے ایک قطرہ خون کا نہ گرے۔ کوئی کسی کو اوئے تک نہ کہے یہ کمال خوبی کی بات ہے۔"

جماعت کی علمی ضروریات پوری کرنے کے لئے جامعہ کا معیار بلند کرنے کے لئے ایک فکر اور ایک درد تھا جو آپ کے دل میں موجزن تھا۔ ایک خط میں لکھا؛

"اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ سب اساتذہ کی بہترین کوششوں کے نتیجہ میں جامعہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرے۔ بہترین سپوت جامعہ سے نکلیں جو علم میں بھی ممتاز ہوں اور عمل میں بھی سب سے آگے ہوں۔ ملفوظات میں خاکسار نے کسی جگہ پڑھا ہے کہ ایک معلم اور مربی کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں۔

۱۔ ایمان ۔ ۲۔ علم ۔ ۳۔ محنت

اگر خاکسار وہاں ہوتا تو ملفوظات کا یہ اقتباس تلاش کر کے بطور ماٹو (MOTO) کے جامعہ کے بورڈ پر چسپاں کرنے کی کوشش کرتا بہت عمدہ اور ایمان افروز ملفوظ ہے بہر حال خاکسار کی دعائیں آپ سب کے ساتھ ہیں۔"

اکثر اپنے خطوط میں جامعہ کے احوال پوچھتے۔ ایک خط میں جامعہ سے اپنے تعلق کا ذکر کرتے ہوئے لکھا

"جامعہ سے لگاؤ طبعی ہے جامعہ میں زندگی گزری۔ اس کی بہبود کی ہمیشہ تمنا رہی اور اچھے حالات باعث خوشی و مسرت ہوئے۔ دعا ہے کہ ہر برکت جامعہ کے حصے میں آئے اور اس کی ہر مشکل آسان ہو جائے۔"

محترم ملک صاحب بے پناہ خصوصیات کے مالک تھے، حلم اور تحمل و بردباری آپ کا شیوہ تھا۔ طبیعت میں نرمی اور اپنے طلبہ کیلئے بے پناہ محبت تھی۔ صرف نظم و نسق کے قیام کے لئے مسلسل بے قاعدگیاں دیکھ کر سخت گرفت کرتے تھے۔ ہم طلبہ پر آپ کی شرافت اور بزرگی کا ایک رعب ہوتا تھا۔ سخت گیری سے کہیں زیادہ عفو اور رأفت آپ کے خلق کا نمایاں حصہ تھی۔ جامعہ کے پرنسپل کے طور پر ڈسپلن کا لحاظ رکھنا آپ کی ذمہ داری تھی۔ ایک دفعہ سردیوں کے موسم میں آپ نے پابندی لگائی کہ کوئی استاذ اپنی کلاس کلاس روم سے باہر دھوپ میں لیجا کر نہ بٹھائیں۔ کیونکہ اس سے وقت اور پڑھائی کا حرج ہوتا ہے۔ محترم مولانا محمد احمد جلیل صاحب ان دنوں ہمیں حدیث پڑھاتے تھے۔ ہماری کلاس کے اصرار پر آپ ہمیں جامعہ کی چھت پر دھوپ میں لے گئے۔ حدیث پڑھ رہے تھے کہ جامعہ کا ایک کارکن سرخ روشنائی سے لکھی ہوئی ایک سلپ لایا۔ جس پر مولینا کو مخاطب کر کے صرف ایک فارسی مصرع لکھا تھا۔

؎ چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

کہ اگر خود کعبے سے کفر اٹھ کھڑا ہو تو مسلمانی کہاں باقی رہ جائے گی؟

محترم مولانا جلیل صاحب نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ جھٹ ایک اور مصرع اس سلپ پر جواباً لکھ دیا۔ جو یہ تھا۔

؎ ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

کہ یہ وہ گناہ ہے جو آپ کے شہر میں بھی ہوتا ہے۔

محترم ملک صاحب نے مولینا کو اپنے دفتر میں ملاقات کے لئے طلب فرمایا اور خود مولوی صاحب کے بیان کے مطابق سخت خفا ہو کر پوچھا کہ میں کب کلاس لیکر باہر دھوپ میں بیٹھتا ہوں جو آپ نے یہ مصرع جواباً لکھا ہے۔ محترم مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ میں نے صرف اتنا کہا ملک صاحب! آپ یہ بتائیں پہلے یہ دہلا آیا ہے کہ نہیں؟ آپ کے فارسی مصرع کے جواب میں ہمارا مصرع کیسا ہے؟ یہ سننا تھا کہ ملک صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔ ان کی دبی دبی مسکراہٹ بھی خوب ہوتی۔ جو آج تک نہیں بھولتی۔

ملک صاحب طبعاً سخی واقع ہوئے تھے۔ ایک دفعہ ہمیں بتایا کہ میں نے ارادہ کیا ہوا ہے کہ کبھی کسی سائل کو رد نہیں کرنا۔ اس لئے جب بھی کوئی سائل آتا ہے۔ میرے پاس جو بھی چھوٹا سکہ یا رقم ہو وہ اسے دے دیتا ہوں اور اسے خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا۔ دراصل اپنا عمل بتا کر وہ ہمیں سبق دے رہے تھے۔

سیر و تفریح بھی آپ کو پسند تھی گاہے بگاہے بعض عزیز طلبہ کو کہہ کر دریا پر پکنک کا انتظام کرواتے اور اکثر و بیشتر اخراجات خود برداشت کرتے۔ الغرض آپ بہت خوبصورت صفات کے مالک تھے جن کو ایک مختصر سے مضمون میں احاطۂ تحریر میں لانا ناممکن ہے۔ وہ تو ایسی ہستی تھے جن کو ایک زمانہ یاد کرے گا۔ آج دنیائے احمدیت ان کے شاگردوں سے بھری پڑی ہے جو آپ کا صدقہ جاریہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم ملک صاحب موصوف کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور آپ کے مدارج بلند کرتا چلا جائے۔

لجنہ اماء اللہ پاکستان کے لئے اطلاع

آئندہ خط و کتابت کرتے ہوئے پتہ پر بجائے صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان لکھا کریں۔

صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان

تصحیح

عزیزہ عائشہ طیبہ بنت محمود احمد صاحب طارق کارکن بیت المال کے نام کے ساتھ ولدیت محمود الحق ۲ اکتوبر کے اخبار الفضل میں شائع ہوئی ہے احباب اسے محمود احمد پڑھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات
نون - سین

والٹر سی سیلو کی رہائی

جنوبی افریقہ کے رہنما نمبر ایک نیلسن منڈیلا کا نام تو ہم میں سے اکثر نے سنا ہے۔ لیکن جو وہاں کے رہنما نمبر ۲ ہیں۔ والٹر سی سولو ان کا نام بہت کم سنا گیا ہے۔ حالانکہ یہ دونوں ۱۹۶۴ء میں بغاوت کے الزام میں گرفتار ہوئے تھے اور قید کر دیئے گئے تھے۔ نیلسن منڈیلا تو ابھی تک قید ہی میں ہیں لیکن والٹر سی سولو کو ان کے پانچ اور ساتھیوں کے ساتھ رہا کر دیا گیا ہے۔ ان کی عمر ۷۷ سال ہے۔ اگرچہ بال تو سفید ہو چکے ہیں لیکن چہرے سے بشاشت ٹپکتی ہے۔ یہ اور منڈیلا اور ان کے دوسرے ساتھی افریقن نیشنل کانگریس، جسے خلاف قانون قرار دیا جا چکا ہے، کے ممبر ہیں۔ جب سی سولو کو رہا کیا گیا تو وہ اپنے گھر اورلینڈو ویسٹ، جو جوہنس برگ کا ایک سیاہ فام باشندوں کا علاقہ ہے، وہاں آئے۔ ۲۶ سالہ قید نے بوڑھا تو کر دیا ہے۔ لیکن بظاہر آزادی کی لگن نے ان کے چہرے پر جوانی کی علامات جذبے کی صورت میں قائم رکھی ہیں۔ جس وقت وہ جیل سے نکل کر کار میں بیٹھنے لگے تو تقریباً ۱۵۰ افراد کا ہجوم وہاں موجود تھا۔ اور وہ کار کے ساتھ اس طرح چمٹے ہوئے تھے کہ پولیس کو کار کا دروازہ کھولنے میں وقت لگا۔ جب وہ جیل سے باہر نکلے تو ان کے پہلے الفاظ یہ تھے کہ "آزاد ہونا بہت اچھا لگتا ہے۔" اور انہوں نے دوسرے لوگوں سے ملاقات کرنے سے قبل اس بات کی خواہش کا اظہار کیا کہ وہ سب سے پہلے اپنی بیگم سے ملنا چاہتے ہیں۔ ان کے مکان کے ارد گرد تو لوگ تین چار دنوں سے اکٹھے ہو رہے تھے اور اسی خوشی میں گا اور بجا رہے تھے کہ ان کے ۶ رہنما آزاد کئے جا رہے ہیں۔ گھر پہنچ کر وہ تقریباً نصف گھنٹے کے لئے سب لوگوں کو باہر چھوڑ کر اپنے گھر کے اندر چلے گئے تاکہ وہ اپنے خاندان کے افراد سے ملاقات کر سکیں۔ اور اس کے بعد وہ ہنستے مسکراتے باہر آئے اور فوٹو گرافروں نے انکی متعدد تصاویر لیں۔ ان کا مکان ۷۳۷۲ اورلینڈو ویسٹ میں ہے اور یہی وہ جگہ ہے جہاں پر لوگ انہیں دیکھنے کے لئے جمع ہوتے رہے۔ انکی آمد کی خوشی میں گاتے بجاتے ہوئے آٹھ کامریڈز کے گروپ ان کا استقبال کرنے کی تیاری کرتے رہے۔ انہوں نے اپنی پارٹی کا ایک جھنڈا مسٹر سی سولو کی کھڑکی کے آگے لہرایا ہوا تھا اور مکان کی ساری دیواروں پر ان کی پارٹی کے پوسٹر لگے ہوئے تھے۔ باقی ۵ میں سے ۴ عمر قید کی سزا پا رہے تھے اور یہ سب کے سب ۱۲ جون ۱۹۶۴ء کو حکومت کا تختہ الٹنے کے الزام میں گرفتار کئے گئے تھے۔ ان کا مقدمہ ریوونیا میں چلا۔ جو پریٹوریا کے علاقے میں ہے انہیں جوہنس برگ، جو ریوونیا کی ایک بیرونی بستی ہے، سے ایک کیفیت میں سے پکڑا گیا تھا۔ ان لوگوں کے نام احمد کیتھی کیتھرادا۔ عمر ۶۰ سال۔

الیاس موتوسا لیڈی عمر ۶۵ سال۔

اینڈریو ملینگینی عمر ۶۳ سال۔

اور ریمنڈ مالابا عمر ۶۹ سال۔

چھٹا شخص جسے رہا کیا گیا اس کا نام ہے۔ ولٹن مکوابی ان کی عمر ۶۵ سال ہے۔

جاپتھا جوف ماسے مولا عمر ۶۰ سال۔ پان افریقن کانگریس سے الگ ہو چکا تھا۔ ۱۹۶۳ء میں انہیں جیل بھیجا گیا تھا اور اس طرح جنوبی افریقہ میں سب سے زیادہ لمبا عرصہ جیل میں رہنے والے یہی قیدی تھے۔ انہیں پورٹ الزبتھ جو جنوبی ساحل پر ہے کے قریب رہا کیا گیا۔

آٹھواں شخص جسے رہا کیا گیا وہ ۸۰ سالہ ذیابیطس کا بیمار اوسکر میتھا ہے۔ انہیں کیپ ٹاؤن میں رہائی ملی۔ اور کہا جاتا ہے کہ رہائی کے بعد انہیں سیدھا ہسپتال لے جایا گیا۔ یہ ۱۹۸۳ء میں جیل بھیجے گئے تھے۔ اور اپیل کے دوران کچھ عرصہ جیل سے باہر بھی رہے۔ ۱۳ سیاہ فام قوم پرست قیدی جن میں اے۔ این۔ سی کے رہنما نیلسن منڈیلا بھی شامل ہیں ابھی تک جیل میں عمر قید کاٹ رہے ہیں۔

بلغاریہ اور ترکی

یونائیٹڈ نیشنز ہیڈ کوارٹرز میں اسلامک وزرائے خارجہ کی اسلامک کانفرنس کے چوتھے غیر معمولی اجلاس میں سب وزرائے خارجہ نے بلغاریہ کے اپنی ترکی مسلمانوں کی اقلیت سے جو برا سلوک روا رکھا ہے۔ اس کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا اور بلغاریہ کی اس سلسلے میں مذمت کی انہوں نے اس بات کی بھی مذمت کی کہ گذشتہ چند ماہ میں ۳۰ لاکھ بلغارین مسلمانوں کو ترکی میں پناہ لینی پڑی ہے۔ ایک پیغام کے مطابق جو گذشتہ بدھ کے روز یہاں موصول ہوا۔ وزرائے خارجہ نے اس بات کو سراہا کہ ترکی نے نہایت خلوص کے ساتھ اس بات کا اظہار کیا ہے کہ وہ بلغاریہ کے ساتھ گفت و شنید کرنے کے لئے تیار ہے تاکہ اس معاملے کا کوئی ہمدردانہ فیصلہ کیا جا سکے۔ انہوں نے ترکی وزیر خارجہ مسٹر مسوت یلمز (MESUTYILMAZ) کے اس بیان کو خوش آمدید کہا جس میں انہوں نے کہا ہے کہ ترکی کسی صورت میں بھی بلغاریہ کے ساتھ اپنے تعلقات کو خراب نہیں کرنا چاہتا وہ ہر طرح سے اس بات کے لئے تیار ہے کہ اس معاملے کو احسن طریق پر سلجھایا جا سکے۔ وزرائے خارجہ نے شیخ جابر الاحمد الجابر السباح کے شکریے کا اظہار کیا کہ انہوں نے اس سلسلے میں نہایت مفید مساعی کی ہیں۔ وزرائے خارجہ کی کانفرنس نے اس معاملے پر غور کرنے کے بعد اپنے اس ریزولیوشن کو دہرایا جو اٹھارویں اسلامک کانفرنس کے موقعہ پر منظور کیا گیا تھا۔ کانفرنس نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ بلغاریہ کی حکومت کو اپیل کی جائے کہ وہ ترکی کی حکومت کے ساتھ گفت و شنید کرے تاکہ ایک ہمہ جہت مکمل لائحہ عمل تیار کیا جا سکے۔ کانفرنس نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ وہ ترکی کی مساعی کو مضبوط تر بنانے کے لئے وہ ہر عالمی ادارے میں اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ کویت کے ڈپٹی پرائم منسٹر اور فارن منسٹر نے ترکی اور بلغاریہ کے وزرائے خارجہ کو اس بات کی دعوت دی ہے کہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو کویت میں آکر اس معاملے پر دو طرفہ گفت و شنید ہونی چاہیئے اور کانفرنس نے ان دونوں وزرائے خارجہ کو اپیل کی ہے کہ وہ کویت کی اس دعوت کو قبول کر لیں۔

غریبِ شہر ہوں اپنے ہی گھر میں
فقیہہِ شہر تیری مہربانی

مسیحا ڈھونڈتا پھرتا ہوں لوگو
بڑھا ہے اس قدر دردِ نہانی

نہ مرہم چاہیئے زخمِ جگر کو
کہ ہے یہ کوئے دلبر کی نشانی

جنابِ شیخ کتنے پارسا ہیں
گناہوں میں کٹی ساری جوانی

نہیں منت کشِ تابِ شنیدن
بہت پُر درد ہے میری کہانی

نہ کیوں مہر و محبت میں بسر ہو
فقط ہے چار دن کی زندگانی

عمل کا عرصہ کتنا مختصر ہے
جزا دیتے ہیں لیکن جاودانی

لبِ دریا جو بیٹھا چاندنی میں
چُرا لی شعر نے اس کی روانی

تری منزل بھی بحرِ بیکراں ہے
اشارہ کر گیا دریا کا پانی

محمد اسلم صابر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر امۃ الرقیب ایم بی بی ایس

بچوں کی پرورش

چھ سات سال کے بچے جب کچھ پڑھنے کے قابل ہوتے ہیں تو انہیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ انہیں کیا پڑھنا ہے اور کیا نہیں۔ والدین کو چاہیئے کہ پیار سے راہنمائی کر دیں اور بعض اوقات بچے ڈراؤنی فلمیں دیکھ لیتے ہیں۔ جس کا ان پر غلط اثر پڑتا ہے۔

اسی طرح ایک بار ہمارے وارڈ میں ایک چھ سال کا بچہ داخل کیا گیا جو سخت خوفزدہ تھا چیخیں مارتا تھا۔ اس کے ہاتھ پاؤں اکڑ جاتے تھے اور جب اُسے ذرا ہوش آتا تھا تو وہ چیزیں اٹھا اٹھا کر مارتا تھا۔ ہسٹری لینے پر پتہ چلا کہ اس نے حال ہی میں کوئی سخت ڈراؤنی اور تشدد سے بھرپور فلم دیکھی ہے۔ اس فلم نے اس کے اعصاب پر شدید اثر ڈال دیا ہے۔ پھر اس کا نفسیاتی علاج کیا گیا۔ تب وہ تندرست ہوا۔

تو والدین کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ ان کا بچہ جو کتاب پڑھ رہا ہے یا جو فلم دیکھ رہا ہے اسے برداشت کر سکے گا کہ نہیں۔ یا اس پر کوئی برا اثر تو نہیں پڑے گا یا وہ اس کے لئے مفید بھی ہے کہ نہیں۔ ڈاکٹر نیلسن نے بچوں کی میڈیسن کی کتاب میں لکھا ہے کہ

"تشدد سے پُر فلمیں دیکھنے سے
بچوں میں تشدد کا رجحان بڑھ
رہا ہے۔" (صفحہ ۶۵)

تو بچوں میں تشدد کا رجحان پیدا کرنے والی فلموں اور ایسی کتب کے پڑھنے سے انہیں بچائیں۔ ایسا نہ ہو کہ جن بچوں کو فیڈر پکڑنا نہیں آتا وہ کلاشنکوف ہاتھ میں پکڑنے کی کوشش میں اپنے آپ کو اور اپنے اردگرد کے لوگوں کو زخمی کر ڈالیں جیسا کہ آجکل ہو رہا ہے۔

اب بات سمجھنے کے لئے کہ بچوں پر ادب اور فلموں کا کتنا اثر ہوتا ہے۔ آپ کو ماہر نفسیات یا ڈاکٹر ہونے کی ضرورت نہیں صرف اپنے بچپن کو یاد کر لیں۔ آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ بچپن میں بچے کا ذہن پگھلے ہوئے لوہے کی مانند ہوتا ہے اسے کسی بھی سانچے میں ڈھالا جا سکتا ہے

مجھے یاد ہے کہ میں بچپن میں جنوں اور پریوں کی کہانیاں پڑھنے کی کوشش کرتی تھی تو میری امی نے مجھے کہا کہ ان کتابوں سے کہیں زیادہ اچھی کتابیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کے رفقاء کی ہیں مثلاً رسالہ الوصیت۔ کشتی نوح اور ہمارا آقا۔

میں نے جب یہ کتابیں پڑھنی شروع کیں تو مجھے بہت مزہ آیا۔ وہ سب کتابیں مجھے بہت اچھی لگتی تھیں۔ خاص طور پر محترم محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی کی کتاب "ہمارا آقا" پڑھ کر میں تخیل میں وہاں پہنچ جاتی جہاں ہمارے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سانسوں کی خوشبو بسی ہے اور میں سوچتی کہ اگر کبھی میں حقیقت میں وہاں گئی تو یہ بات صادق آئے گی کہ ؎

ہم مدینہ میں تنہا نکل جائیں گے
اور گلیوں میں قصداً بھٹک جائیں گے۔
؎ ہم وہاں جا کے واپس نہیں جائیں گے۔
ڈھونڈتے ڈھونڈتے لوگ تھک جائیں گے

کیا ایسا نہیں ہو سکتا معزز قارئین! کہ آپ اپنے بچوں کو حضرت فخرِ دو عالم احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی باتیں کہانیوں کی شکل میں سنائیں تاکہ بچے جنوں اور پریوں کی کہانیاں پڑھ کر خوابوں میں ڈرنے کی بجائے اپنے معصوم خوابوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دیدار سے فیض یاب ہوں اور یوں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت آپ کے بچوں کے دل میں گھر کرے اور فلاح کے راستے پہ گامزن ہوں۔

؎ پر ہے یہ شرط کہ ضائع میرا پیغام نہ ہو۔

اپنے بچوں کو شاندار تاریخ کے بارے میں بتائیں اور ان کو ایمان افروز کہانیاں سنائیں۔

بچوں کو کہانیاں سننے کا بے حد شوق ہوتا ہے۔ ہمیں بھی بہت شوق تھا ہم سب بہن بھائی اپنے نانا جان اور نانی جان (خدا تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔) سے کہانیاں سنانے کی فرمائش کرتے۔ نانا جان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بارے میں بتاتے تھے (وہ حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء میں سے تھے) اور اماں جی یعنی نانی جان جماعت کے آئمہ کی پیاری باتیں سناتیں اور ہمیں نصیحت کرتے ہوئے یہ شعر پڑھا کرتی تھیں ؎

لوئے لوئے بھر لے کڑیے جے توں بھانڈا بھرنا
شام پئی دن گیا محمد گھر جاندی نے ڈرنا

اس وقت یہ شعر صرف بھائی کو سمجھ آتا تھا۔ اس شعر کا بہت ہی پیارا مطلب ہے۔

(اماں جی! لیکن مجھے زندگی کی شام آنے سے پہلے ہی ڈر لگنے لگا ہے کیونکہ زندگی کی راہ بہت پرخطر ہے اور میرے پاس زادِ راہ نہیں ہے۔ اے خدا تو میری راہ کو بھی آسان کر دے اور مجھے زادِ راہ بھی عطا فرما دے۔)

پھر اماں جی دوپہر کو خالی وقت میں حضرت بانی سلسلہ کے اشعار بڑی خوش الحانی سے پڑھا کرتیں۔

بچوں کی نفسیات

بچے اور مذہب

بچوں کی نفسیات اور بچوں کی مذہبی تعلیم کے بارے میں بہت سی جگہوں پر میں اس مضمون میں پہلے ہی عرض کر چکی ہوں کیونکہ یہ مضمون محدود صفحات پر مشتمل ہے اس لئے مختصراً میں یہاں کچھ مزید عرض کر دیتی ہوں۔

ایک بات بے حد ضروری ہے کہ تین چار یا پانچ سال کے بچے بعض چیزوں سے خوفزدہ ہو جاتے ہیں بلکہ بعض اوقات والدین یا عزیز رشتہ داروں نے انہیں اس چیز سے خوفزدہ کیا ہوتا ہے۔ پس یہی معمولی خوف کبھی کبھار شدید خوف یعنی فوبیا کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ معمولی خوف ایک صحیح زندگی گزارنے میں حائل نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات مدد دیتا ہے۔ جیسے اگر بچہ آگ سے ڈرے گا نہیں تو ہو سکتا ہے وہ شغل کے طور پر انگارے کو ہاتھ میں پکڑ لے اور اپنا ہاتھ جلا لے لیکن شدید خوف نفسیاتی بیماری بن جاتا ہے۔ بہتر ہے کہ بچے کو نفسیاتی بیماری سے بچایا جائے۔

یہ جاننے کے لئے کہ بچے مختلف چیزوں سے کس قدر خوف زدہ ہوتے ہیں اور ان کے خوف کو کیسے دور کرنا چاہیئے۔ آپ کو ماہر نفسیات ہونے کی ضرورت نہیں آپ اپنے بچپن کو یاد کر لیں۔ ہر انسان کے بچپن میں کوئی معمولی خوف تو ہوتا ہی ہے۔

مجھے اپنا یاد ہے۔ بچپن میں میں خرکاروں (یعنی بچے اغوا کرنے والوں) سے بہت خوفزدہ رہتی تھی اور ہر وہ آدمی جسے میں جانتی نہیں تھی وہ مجھے خرکار لگتا تھا۔

جب میرے والد (خدا تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے) دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں ملک سے باہر چلے گئے تو میں اپنے خوف پر قابو پانے کے لئے اپنے بڑے بھائی کی انگلی پکڑ کر چلا کرتی تھی اور بھائی کی انگلی پکڑ کر میں اپنے آپ کو بہت محفوظ تصور کرتی تھی۔ پھر میرے بڑے بھائی تعلیم کے سلسلہ میں کراچی چلے گئے تو مجھے گھر میں بھی بہت ڈر لگا کرتا۔ جیسے ہی مجھے کسی فقیر کی آواز سنائی دیتی میں اپنی ننھی سی سہیلی کا ہاتھ پکڑ کر اپنی گڑیا کو دوپٹے میں چھپائے بھائی کے کمرے میں بھاگ کر پناہ لیتی۔ پھر مجھے ایسے لگنے لگا کہ بھائی اور والد کے بغیر جیسے گھر میں سائبان نہیں ہے چھت نہیں ہے اور در و دیوار بھی نہیں ہیں۔ تب ایک دن میں نے اپنی امی سے کہا۔ بھائی کیوں چلے گئے مجھے ڈر لگتا ہے ہم اکیلے رہ گئے ہیں۔

میرا خیال تھا امی مجھ سے ہمدردی کریں گی لیکن امی نے کہا نہیں۔ ہم اکیلے تو بالکل نہیں ہیں۔ خدا ہے نا ہمارے ساتھ اور خدا ہی سب کی حفاظت کرتا ہے بندے کچھ نہیں کر سکتے۔ بھائی کی حفاظت بھی خدا ہی کرتا ہے۔ اور تمہاری بھی۔ تمہیں ڈر لگا کرے تو خدا تعالیٰ سے مدد مانگا کرو۔ خدا ہر وقت ہر جگہ موجود ہوتا ہے وہ تمہیں اپنی امان میں رکھے گا۔

مجھے یہ بات بہت اچھی لگی کہ خدا ہر جگہ ہر وقت موجود ہوتا ہے۔ وہی حفاظت کرتا ہے۔ تو مجھے ڈر لگتا تو میں بھائی کے کمرے میں جانے کی بجائے آنکھیں بند کر کے دعا مانگتی۔

جب مجھے ڈر لگا کرتا تو میں آنکھیں بند کر کے خدا سے دعا مانگا کرتی کہ

"اللہ میاں جی! میں اکیلی رہ
گئی میری انگلی پکڑ لو مجھے
ڈر لگ رہا ہے۔"

اور آج تک خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ مجھے یوں لگتا ہے کہ خدا نے میری انگلی پکڑ کے چلایا۔ وہ عزتوں اور عظمتوں والا خدا ہم جیسے حقیر بندوں کو بھی اپنی امان میں رکھتا ہے اور ہمیں ہر قسم کی آفت سے بچاتا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ بہت جلدی میرا یہ خوف دور ہو گیا۔ میری والدہ نے خدا کے فضل سے نہ صرف میرا خوف دور کر دیا بلکہ خدا کی محبت کا احساس بھی مجھے دلا دیا۔ اور شکر ہے کہ خدا تعالیٰ نے میرے والد کو دعوتِ الی اللہ کا موقع عطا فرمایا۔

واقفینِ نو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نفیرہ نصرت بنت ناصر احمد صاحب مہار
دارالعلوم شرقی ۔ ربوہ

شاہد عثمان ولد محمد امجد صاحب
۱۷/۲۳، دارالعلوم جنوبی ۔ ربوہ

عارف ہارون کریم ابن مسرور احمد کریم صاحب
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک رحمت بازار ۔ ربوہ

مدیحۃ الرحمٰن بنت محمد ظفر صاحب
۲۲/۱۹، دارالنصر شرقی ۔ ربوہ

عبدالقادر ندیم ابن محمد عبدالستار صاحب
۱۴/۱۸، دارالرحمت وسطی ۔ ربوہ

عطیہ اعجاز بنت اعجاز احمد صاحب
۳۵/۱۶، دارالنصر وسطی ۔ ربوہ

اخبارِ احمدیہ

اعلان نکاح

مکرمہ سیدہ ناصرہ شفقت صاحبہ بنت سید شوکت علی شاہ صاحب کا نکاح مکرم عزیزم منظور احمد صاحب باجوہ ابن مکرم چوہدری محمد رمضان صاحب بشیر آباد اسٹیٹ سندھ کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بیت محمود میں بعد نماز عصر مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۸۹ء کو پڑھایا ۔ عزیزہ ناصرہ شفقت صاحبہ مکرم سید شمشاد احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کی چھوٹی ہمشیرہ ہیں ۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے ۔

تقریب شادی

مکرم راجہ منصور خالد صاحب ولد راجہ ظہور احمد صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ شازیہ منظور بنت راجہ منظور احمد صاحب مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر بیت اقبال میں جناب محمد ابراہیم صاحب بھامڑی نے پڑھایا پروگرام کے مطابق کھاریاں ضلع گجرات میں ۲۸ اکتوبر کو تقریب رخصتی اور ۲۹ اکتوبر کو دعوت ولیمہ کی تقریب عمل میں آئی ۔ احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

جب دل ڈرتا رہتا ہے تو خدا تعالیٰ کو اپنے بندے پر خود رحم آجاتا ہے ۔

بقیہ : ارشادات امام رابع

اور رفتہ رفتہ آگے بڑھو اس طرح کہ کچھ تھوڑا سا آرام کر لیا کچھ قیلولہ کر لیا ۔ کبھی صبح چلے کبھی شام کو چلے کبھی موسم کا خیال کر لیا کبھی مزاج کا خیال کر لیا ۔ چنانچہ ان سارے امور کو مدِ نظر رکھتے ہوئے فرمایا تم تسلی اور حوصلے سے قدم آگے بڑھانا ورنہ نیکیاں تمہیں توڑ دیں گی تم نیکیوں کو نہیں توڑ سکتے ، نیکیاں تم پر غالب آجائیں گی یعنی تمہیں بے طاقت اور بے بس کر کے دکھا دیں گی ۔ تم نیکیوں پہ غالب نہیں آ سکتے ۔

پس جب نماز یا کسی اور نیکی کے یہ مضمون آپ کے سامنے بیان کئے جاتے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ ایک ہی لمحہ میں ان امور کے ہر پہلو پر حاوی ہونے کی کوشش شروع کر دیں ۔ ہر شخص اپنے اپنے مقام اور مرتبہ پر الگ الگ کھڑا ہے ۔ اگر وہ اپنے نفس کے تجزیے کی عادت رکھتا ہے تو اس کو علم ہوتا ہے کہ وہ کہاں کھڑا ہے ورنہ خدا تو جانتا ہی ہے کہ ہر انسان کس مقام پر کھڑا ہے ۔ نماز تو آپ کو رستے دکھا رہی ہے ۔ اشارے کر رہی ہے کہ اگر مجھے تم دیانت داری اور خلوص سے اختیار کرو گے تو مَیں تمہاری ہر ضرورت کے لئے کافی ہو جاؤں گی ۔ مَیں تمہارے ہر تصوّر کو پہنچتی ہوں لیکن تمہارا ہر تصوّر مجھ سے کوتاہ ہے ، مَیں اس سے زیادہ انعام دلوانے کی طاقت رکھتی ہوں ۔ غرض احباب کو چاہیئے کہ وہ اس جہت سے نماز کے ساتھ محبت پیدا کریں ، اس کو سمجھ کر پڑھنے کی کوشش کریں ، اس سے پورا استفادہ کرنے کی کوشش کریں ، اسے سنوارنے کی کوشش کریں ، اس خیال سے کہ جب آپ نماز سنوارتے ہیں تو گویا خود سنورتے ہیں ، نماز کے ذریعہ ہی آپ کی اصلاح ہوتی ہے "۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳ ، دسمبر ۱۹۸۵ء)

بواسیر کورس
PILES COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت ۔/۴۰

قبض کورس
CONSTIPATION COURSE
مختصر کورس
قیمت ۔/۱۶

گیس کورس
FLETULECE COURSE
مختصر کورس
قیمت ۔/۱۶

جلن معدہ کورس
HEART BURN COURSE
مختصر کورس
قیمت ۔/۱۶

کمی خون کورس
ANEMIA COURSE
مختصر کورس
قیمت ۔/۱۶

لٹریچر ۔/۳ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں
(ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی)
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی
گولبازار ربوہ
فون : سیلز ۷۷۱ ، کلینک ۶۰۶ ، رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارات کی سرخیاں

یہ پاکستان ہے

● اتحاد کے تین ارکان اسمبلی غلام احمد مانیکا، مخدوم انور عالم اور اکبر لاسی کو وفاقی کابینہ میں شامل کر لیا گیا۔

● پاکستان اپنے ملک میں مسلمانوں کی ہلاکت روکے۔ (بھارتی ترجمان)

● جیل بھرو تحریک شروع، سندھ سیکرٹریٹ کے سامنے طلباء نے گرفتاریاں پیش کیں۔ کارکنوں نے "سندھو دیش" اور جی ایم سید کی رہائی کیلئے نعرے لگائے۔

● تمام وفاقی وزیروں اور مشیروں نے وزیر اعظم کو استعفے پیش کر دیئے۔

● وزیر اعظم کینیڈا کی جانب سے بے نظیر کے جمہوری پروگرام کی بھرپور حمایت اور دورہ کینیڈا کی دعوت۔

● وفاقی کابینہ کی تشکیل نو، پہلے مرحلے میں ۱۲، وزراء حلف اٹھائیں گے۔

● پاک چین دوستی اور تعاون کو بڑھائیں گے۔ (وزیر اعظم لی پنگ)

● بھارت نے بابری مسجد پر پاکستان کا احتجاج مسترد کر دیا۔

● جی ایم سید کی نظر بندی میں ۳۰ یوم کی توسیع۔

● متحدہ اپوزیشن قومی حکومت میں شامل نہیں ہو گی۔ (نواز شریف)

● بنک آف پنجاب نے کام شروع کر دیا۔ (نواز شریف)

● تحریک عدم اعتماد سے حکومت مستحکم ہوئی ہے۔ (بے نظیر بھٹو)

● پاکستان، امریکہ اور چین میں صلح کرائے گا۔ (ترجمان دفتر خارجہ)

● کابینہ میں شمولیت کے لئے آئی جے آئی کے سوا تمام پارلیمانی گروپوں سے بات چیت جاری ہے۔ (احمد سعید اعوان)

● وزیر اعظم ۲، دسمبر کو قوم سے خطاب میں اہم اعلانات کریں گی۔

اہلِ علم دوست متوجہ ہوں

ایسے اہلِ علم اور اہلِ قلم دوست، جو اپنی علمی و ادبی کاوشوں اور تخلیقات (مخصوص، علمی/ادبی/سائنسی موضوعات پر تحقیقاتی نتائج فکر/ اور منظوم کلام) سے دوسرے باذوق احباب کو مستفیض کرنے کے علم پرور پروگرام میں تعاون کرنا چاہتے ہوں۔ ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اسمائے گرامی اور موضوع/ عنوان سے خاکسار کو آگاہ کریں۔ نیز اپنی تحقیق/ تخلیق کی ایک نقل بھی بھجوا دیں۔

خاکسار مرزا انس احمد

صدر۔ بزم علم و ادب

معرفت نظارتِ تعلیم۔ ربوہ

فون: ۵۹۲

نوٹس داخلہ || الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ (منظور شدہ)

الیکٹریشن ● ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹریڈز میں دو سالہ اور ۶ ماہ کے کورسز میں داخلہ ۱۰، دسمبر ۱۹۸۹ء تک جاری رہے گا۔ بیرونِ ملک جانے کے خواہشمند اور امتحانات کے بعد فارغ وقت میں اور بیکار نوجوان ربوہ میں حکومت کی منظور شدہ فنی تربیت گاہ کی اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں امتحان، پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن۔ لاہور لیتا ہے اور وہی سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔ ہر قسم کے کالجوں میں داخلہ اور سلیکشن بورڈز کی میرٹ لسٹ میں ٹیکنیکل کورسز کے سرٹیفکیٹ کے ۵ نمبر بطور غیر نصابی سرگرمیوں کے شامل کئے جاتے ہیں۔ کلاسز .... صبح شام

خبریں

ملکی خبریں

● ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ پنجاب حکومت کا مجھ سے واسطہ پڑے گا تو اسے پتہ چل جائے گا، ابھی تک یہ لوگ بچوں سے چھیڑ چھاڑ کرتے رہے ہیں،

● وزیر اطلاعات احمد سعید اعوان نے کہا ہے کہ اخبارات اپنی قیمتیں کم کر دیں تو حکومت نیوز پرنٹ سے ڈیوٹی ختم کر دے گی،

● برطانوی اخبارات نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ بھارتی انتخابات میں راجیو کو شکست ہو سکتی ہے۔

● پاکستان کرکٹ ٹیم کے کپتان عمران خان نے کہا ہے کہ کرکٹ ٹیم کے انتخاب میں لاہور کراچی کا سوال نہ اٹھایا جائے بلکہ یہ سلیکشن صرف میرٹ کی بنیاد پر کی جائے۔

● سپریم کورٹ نے اتفاق فونڈری کو ویگنیں دینے کا حکم معطل کر دیا

ہائی کورٹ نے کراچی سے سکریپ لانے کے لئے ریلوے کو روزانہ ۲۰ ویگنیں فراہم کرنے کا حکم دیا تھا۔

● منشیات کی سمگلنگ میں ملوث ملزم مشتاق ملک نے کہا ہے کہ ضیاء الحق کے قتل کے لئے ۵ لاکھ ڈالر میں نے پیپلز پارٹی کے کہنے پر نہیں بلکہ اپنی مرضی سے دیئے تھے

● صوبہ پنجاب کی کابینہ نے اعلان کیا ہے کہ صوبہ میں آئندہ تقرریاں اسلام اور نظریہ پاکستان سے وابستگی کے میرٹ کی بناء پر ہوا کریں گی

● ملک میں متنازعہ آئینی امور پر اتفاق رائے حاصل کرنے کیلئے صدر سے وزیر اعظم کی ملاقات ہوئی جسمیں دونوں اطراف کے آئینی مشیر بھی شریک ہوئے

● وزیر اطلاعات مسٹر احمد سعید اعوان نے کہا ہے کہ اپوزیشن پی این اے کی طرح مارشل لاء لگوانے کی کوشش میں ہے

● چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ پاکستان کو افغانستان سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاک آرمی ۶۰۰ کلومیٹر تک مار کرنے والا ایک اور میزائل تیار کر رہی ہے

غیر ملکی خبریں

● حکومت پاکستان نے سوویت سفارت خانے کو اطلاع دی ہے کہ اس نے دو سوویت قیدیوں کے تبادلے کا انتظام کر لیا ہے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کوئی افغان مجاہدین کا جنگی قیدی بھی جواباً رہا کیا جائے گا یا نہیں۔

● بنگلہ دیش میں بابری مسجد کے ساتھ مندر کی تعمیر کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے ۵۰ مظاہرین زخمی ہو گئے۔

● فلسطینیوں نے عرب لیگ کا اجلاس جلد بلانے کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ بیان تنظیم آزادیٔ فلسطین کی طرف سے امریکی وزیر خارجہ مسٹر جیمز بیکر کے ساتھ ایک ہفتہ کی گفت و شنید کے بعد جاری کیا گیا ہے، مسٹر بیکر اسرائیل اور فلسطینی تنظیم آزادی کے درمیان بات چیت کے لئے راہ ہموار کر رہے ہیں۔

● سری لنکا میں تشدد کے نتیجے میں مزید ۶۰، افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

● مشرقی جرمنی کی کل آبادی دو کروڑ میں سے ایک کروڑ افراد نے مغربی جرمنی جانے کے لئے ویزا حاصل کر لیا ہے۔ اس بڑی تعداد کی آمد اور رہائش کے انتظامات طے کئے جا رہے ہیں۔

● آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر باب ہاک نے امید ظاہر کی ہے کہ ان کا ملک ۱۹۹۶ء میں ملبورن میں اولمپکس کی میزبانی کرے گا۔

● انٹرنیشنل کبڈی چیمپئن شپ میں حصہ لینے کیلئے بھارتی کبڈی ٹیم لاہور پہنچ گئی ہے۔